روزنامہ الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 7 مارچ 2006ء 6 صفر 1427 ہجری 7 امان 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 50

روزنامہ ’’جنگ‘‘ لندن میں جماعت احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والی جھوٹی خبر کی پرزور تردید

آنحضرت ﷺ کا مقام نہایت ارفع واعلیٰ اور آپ کا دور قیامت تک ممتد ہے

تمام دنیا میں رسول اللہؐ کی عظمت کے قیام کیلئے جماعت احمدیہ سرگرم عمل ھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مارچ 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 3 مارچ 2006ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں روزنامہ جنگ لندن میں جماعت احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والی صریحاً جھوٹی بے بنیاد اور حقائق کے خلاف خبر کی پرزور تردید فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن پر تمام دنیا میں براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوا اور مختلف زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ لندن سے شائع ہونے والے اخبار ’’جنگ‘‘ نے ایک ایسی خبر شائع کی ہے جس کا جماعت احمدیہ کے عقائد سے دور کا بھی واسطہ نہیں ۔ جو حقائق کے بالکل خلاف اور محض ایک شرارت ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ پر یہ گندہ الزام لگایا گیا ہے کہ جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا عہد اور تعلیمات کا دور نعوذ باللہ ختم ہو چکا ہے نیز ڈنمارک سے شائع ہونے والے بے ہودہ خاکوں کے حوالہ سے بھی جماعت احمدیہ کی طرف صریحاً جھوٹ منسوب کیا گیا ہے۔ حالانکہ سب سے پہلے جماعت احمدیہ نے بے ہودہ اور غلیظ خاکوں کی اشاعت کے خلاف آواز اٹھائی تھی اور اس سلسلہ میں ڈنمارک کے اخبارات میں ہمارے مربی کا انٹرویو بھی شائع ہوا کہ ان کارٹونوں کی اشاعت کے زخم سے ان کا دل چُور ہے اور بہت دکھی ہے اسی طرح وہاں کے مقامی احمدی عبدالسلام میڈسن صاحب کا بھی تفصیلی انٹرویو شائع ہوا جس میں انہوں نے ان کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ڈنمارک کے وزیراعظم کو مسلم ممالک کے سفیروں سے بات چیت کرنی چاہئے تھی جس سے انہیں اس مسئلہ کی اہمیت کا پتہ چلتا کہ اس سے آنحضرت ﷺ کے ماننے والوں کے دل کس قدر دکھ محسوس کر رہے ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ میڈسن صاحب کے دل کو بھی ان کی اشاعت سے سخت تکلیف پہنچی ہے۔ ڈنمارک میں کسی کی توہین کرنے سے متعلق قانون تو موجود ہے لیکن فساد کو روکنے کیلئے قانون کو نافذ کرنا بھی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس گھناؤنی حرکت پر، یہ تھے ہمارے ردعمل ۔ ہمارے دلوں میں آنحضرت ﷺ کی بے پناہ محبت ہے۔ خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں   وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

حضور انور نے فرمایا کہ تمام دنیا میں لغو خاکوں کی اشاعت کے خلاف ہمارے احتجاجی بیانات اور پریس ریلیز کا سلسلہ جاری ہے آنحضرت ﷺ کی محبت ہمارے ایمان کا جزو ہے جس کے بغیر ہماری زندگی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی ارفع اور بلند شان کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے چند ارشادات پڑھ کر سنائے کہ آنحضرت ﷺ اظہار سچائی کیلئے مجدد اعظم تھے آپ گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے اس میں کوئی نبی آپ کا شریک نہیں ۔ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت زمرد اور الماس اور موتی میں نہیں تھا۔ غرض وہ کسی ارضی اور سماوی چیز میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولا سید الانبیاء وسید الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک جہاد کے مسئلہ کا تعلق ہے۔ آج ان کے دانشور بالکل وہی نظریہ پیش کر رہے ہیں جو جماعت احمدیہ کا ہے۔

حضور انور نے بے ہودہ خاکوں کی اشاعت پر شدید نفرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سے ہمارے دل دکھی ہیں اور اخبار جنگ لندن میں شائع ہونے والی خبر جھوٹ کا پلندہ ہے۔

خاص تجلی

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے پاس وفد عبدالقیس آیا۔ ان میں سے ایک شخص نے بدزبانی کی تو رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا اٹھو اور اس کو جواب دو۔ حضرت ابوبکرؓ نے بہت عمدہ طریق پر جواب دیا۔ اس پر رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکر کو دعا دی اے ابوبکر اللہ تجھے رضوان اکبر عطا فرمائے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ رضوان اکبر کیا ہوتی ہے۔ فرمایا جب اللہ اپنے بندوں کے لئے عام تجلی ظاہر فرمائے گا تو ابوبکر کیلئے خاص تجلی ظاہر فرمائے گا۔

(مستدرك حاكم۔ كتاب معرفة الصحابه۔ مناقب ابوبكر)

وصیت نہایت اہم ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

’’(تیسرے) وصیت کا مسئلہ ہے۔ یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارہ میں سستی دکھلا رہے ہیں میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کے آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر دفن نہیں کئے جاسکتے۔...... پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وہ وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہئے کہ وصیت کر دیں بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں‘‘۔

(الفضل یکم ستمبر 1932ء)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ٹیکنیکل میگزین IAAAE

پہلے بھی الفضل کے ذریعے اعلان کروایا جا چکا ہے کہ ٹیکنیکل میگزین 2006ء کیلئے انجینئرز آرکیٹیکٹس اور دیگر اہل علم حضرات وخواتین اپنی اپنی فیلڈ اور دلچسپی کے مطابق انگریزی اور اردو میں مضامین بھجوائیں نیز انجینئرنگ اور آرکیٹیکچر کے طلباء بھی طبع آزمائی کریں حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے ’’پس چاہئے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رکیں۔ اس سے ثواب ہوتا ہے۔‘‘

(الحکم 17 فروری 1904ء صفحہ 6)

مکرر اعلان کروایا جاتا ہے کہ مضامین اور رپورٹس اور لوکل اور ریجنل چیپٹرز کی تقریبات اور پراجیکٹس کی تصاویر اور اشتہارات بھی جلد از جلد بھجوائیں جزاکم اللہ

(انجینئر محمود مجیب اصغر صدر ٹیکنیکل میگزین کمیٹی)

معرفت IAAAE بلڈنگ عقب گولبازار ربوہ

خطبہ جمعہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو خلافت سے وابستگی اور اخلاص ہے لیکن دعوت الی اللہ کی طرف اس طرح توجہ نہیں دی جا رہی جس طرح ہونی چاہئے۔ اس لئے جماعتی نظام بھی اور ذیلی تنظیمیں بھی دعوت الی اللہ کے پروگرام بنائیں

اپنی چھوٹی چھوٹی رنجشوں کو بھلا کر ایک دوسرے سے پیار اور محبت کا تعلق پیدا کریں تا کہ جماعت کی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے والے بن سکیں

ماریشس کے ابتدائی مخلص وباوفا احمدیوں اور ابتدائی مربیان کی قربانیوں کا تذکرہ اور احباب جماعت کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے اوراپنے اخلاص ووفا کو بڑھانے اور اسے آئندہ نسلوں میں قائم کرتے چلے جانے کی پُراثر نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ مورخہ 9/دسمبر 2005ء(9/فتح 1384 ہجری شمسی) بمقام بیت دارالسلام۔روز ہل (جزائر ماریشس)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

الحمدللہ کہ ماریشس کا یہ میرا پہلا دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ کل یہاں سے روانگی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اس چھوٹے سے جزیرے کی مخلص اور باوفا جماعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے اخلاص و وفا میں اضافہ فرماتا رہے۔ اور آپ ہمیشہ ان خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں جو یہاں کے ابتدائی احمدیوں اور آپ کے بزرگوں نے آپ کے بارے میں رکھیں اور آپ ہمیشہ ان دعاؤں کے وارث بننے والے ہوں جو آپ کے بزرگوں نے اپنی نسلوں کے بارے میں کیں۔ ان لوگوں نے انتہائی مشکل حالات میں یہاں احمدیت کے پودے کو لگایا اور اسے پروان چڑھایا۔ مخالفتوں کے باوجود ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ وہ لوگ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہے اور اس سے مدد اور طاقت مانگتے رہے۔ باوجود اس کے کہ وہ لوگ یہاں دنیا کمانے آئے تھے لیکن انہوں نے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ اور یہ وہ سبق ہے اور یہ وہ اعلیٰ نمونہ ہے جو آپ کے بزرگوں اور ابتدائی احمدیوں نے آپ کو دیا ہے۔ اور ان کی یہ وہ مثالیں ہیں جو وہ آپ کے سامنے رکھ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جزیرے میں احمدیت **1912**ء میں خلافت اولیٰ کے زمانے میں آئی۔ یہاں کے ابتدائی احمدیوں میں سے نوردیا صاحب، ماسٹر محمد عظیم سلطان غوث صاحب، میاں جی رحیم بخش صاحب، میاں جی سبحان محمد رجب علی صاحب وغیرہ ہیں۔ بہرحال یہ ایک لمبی فہرست ہے جو 1912ء سے لے کر 1920ء تک کے عرصے میں احمدی ہوئے۔ انہیں مخالفتوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ان میں سے بعض کے خلاف قتل کے مقدمے بھی بنائے گئے۔ لیکن جس سچائی کو وہ پہچان چکے تھے اس سے وہ ذرا بھر بھی پیچھے نہیں ہٹے۔ بلکہ پہلے (۔) آنے تک انہوں نے حضرت مسیح موعود یا خلیفہ وقت سے براہ راست تربیت پانے والے کسی شخص کو دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اخلاص و وفا میں بڑھتے رہے۔ حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی پر جن کا اس وقت تک ان کو علم تھا یا نہیں تھا وہ ایمان لانے والے تھے اور اس فکر میں رہتے تھے کہ ان کو مانیں۔ اس فکر میں رہتے تھے کہ کہیں ہم سے یا ہماری نسلوں سے ایمان ضائع نہ ہو جائے۔ چنانچہ مکرم ایم اے سلطان غوث صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں جماعت کے حالات کے بارے میں لکھا اور (۔) بھجوانے کے بارے میں درخواست کی، اپنی وفا اور تعلق کا اظہار کیا۔ آخر میں لکھا پیارے آقا آپ ہمیں راستہ دکھایئے اور ہمیں اپنے مذہب کی تعلیم سے مزید آشنا کیجئے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود کے عشق میں اس طرح کھوئے ہوئے تھے، آپ کی سیرت کو اس طرح وہ جاننا چاہتے تھے کہ آخر میں وہ لکھتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح موعود کے سوانح کی کوئی جلد بھیجی جائے تو مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔ تو ان لوگوں کو مزید سیکھنے کا بہت شوق تھا اور بار بار (۔) بھجوانے کا مطالبہ کرتے تھے۔ آخر ان کی خواہش کے مطابق 1915ء میں حضرت صوفی غلام محمد صاحب ماریشس پہنچے۔ لیکن پورٹ پر ہی ان کو روک لیا گیا۔ اور .... اس وقت بھی بڑی کوشش ہوئی کہ انہیں واپس بھجوا دیا جائے۔ آخر روشن علی بھنو صاحب کی 30 ہزار روپے کی ضمانت پر انہیں ماریشس کی سرزمین پر اترنے کی اجازت ملی۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب کی کوششوں سے ماشاءاللہ جماعت آہستہ آہستہ بڑھنی شروع ہوئی۔ دوسرے (۔) یہاں حضرت حافظ عبیداللہ صاحب آئے۔ اور آپ نے بھی انتھک محنت اور کوشش سے جماعت کو آگے بڑھایا اور آخر یہیں ان کی وفات ہوئی۔ ان کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے خطبہ جمعہ میں ان کے بارے میں فرمایا کہ مولوی عبیداللہ ہمارے ملک میں سے تھا جس نے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ دین کے لئے زندگی وقف کرنا اور پھر اس عہد کو نبھانا دونوں باتوں کو جانتا تھا۔ شہادت کا پہلا موقع عبیداللہ کو ملا یعنی ہندوستان کے کسی شخص کی شہادت کا۔ فرمایا ہمیں اس کی موت پر فخر ہے تو اس کے ساتھ صدمہ بھی ہے کہ ہم میں سے ایک نیک اور پاک روح جو خدا کے دین کی خدمت میں شب و روز مصروف تھی جدا ہوگئی۔

پھر حضرت صوفی غلام محمد صاحب کی واپسی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت حافظ جمال احمد صاحب کو یہاں بھجوایا۔ آپ یہاں 29 جولائی 1928ء کو پہنچے۔ حضرت حافظ جمال احمد صاحب نے روانگی کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے درخواست کی کہ ان کے بچوں کو بھی ساتھ جانے کی حضور اجازت فرمائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس شرط پر ان کو اجازت دی کہ پھر ساری زندگی وہیں گزارنی ہوگی۔ واپس آنے کی کبھی بھی اجازت نہیں ہوگی۔ جب ان کے بچے جوان ہوئے تو رشتوں کے لئے انہوں نے آنے کی اجازت چاہی۔ حضور نے فرمایا نہیں، اپنے وعدے کے مطابق وہیں رہیں۔ اس وقت جماعت کے مالی وسائل اس قابل نہ تھے کہ ان کو واپس بلایا جا سکتا۔ حضرت حافظ جمال احمد صاحب نے بھی احمدیت کی (۔) کا خوب حق ادا کیا۔ .... آپ نے خوب احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ حضرت حافظ جمال احمد صاحب جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہیں دفن ہیں۔ آپ کے بچے بھی یہیں ہیں۔

حضرت حافظ جمال احمد صاحب کی وفات پر خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کے کام اور خدمات اور قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا ''وہ زمین مبارک ہے جس میں ایسا اولوالعزم اور پارسا انسان مدفون ہوا''۔ تو ان سب پرانے احمدیوں کا جن میں سے چند ایک کا مَیں نے ذکر کیا ہے اور ان ابتدائی (۔) کا میں نے ذکر اس لئے کیا ہے تا کہ آپ لوگوں کو احساس رہے کہ جماعت کے ابتدائی بزرگوں نے اور ان (۔) نے اس ملک میں احمدیت کو پھیلانے اور اپنے اندر احمدیت کو قائم رکھنے کے لئے کیا کیا کام کئے ہیں۔ اس سے پوری تصویر تو سامنے نہیں آتی لیکن کچھ نہ کچھ پتہ لگ جاتا ہے۔ اس کے لئے آپ جب تک ان پرانے بزرگوں کی تاریخ نہ پڑھیں آپ کو پتہ نہیں لگے گا کہ وہ لوگ کس طرح قربانیاں دیتے

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

رہے۔تو بہر حال ان لوگوں نے قربانیوں کی بڑی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔آپ کو میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ ان کی قربانیوں کو بھلا نہ دیں۔ ہمارے (۔) کے لئے بھی ان (۔) کی قربانیاں قابل تقلید ہیں۔ اپنے بزرگوں کے اس عمل اور احمدیت کے لئے اس درد کو بھلا نہ دیں۔جس طرح ان بزرگوں نے کوشش کی کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو سیکھیں اور اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور پھر اسے آگے پھیلائیں، آپ بھی اس پر عمل کریں۔آپ کے بزرگوں نے احمدیت کو اس لئے قبول کیا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کی۔انہوں نے احمدیت کی (۔) کو آگے اس لئے پھیلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ جو تم اپنے لئے پسند کرو وہ اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرو اس لئے انہوں نے اس فرض کو ادا کیا۔اب آپ کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس نکتہ کو سمجھیں اور جہاں احمدیت کے انعام کے وارث ہونے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے چلے جانے کی کوشش کرتے رہیں، اپنی نسلوں میں بھی احمدیت کی حقیقی تعلیم کو دلوں میں راسخ کئے جانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ وہاں اس خوبصورت پیغام کو دوسروں تک بھی پہنچائیں۔اور یہ کام آپ اس وقت احسن رنگ میں کرسکیں گے جب اپنے ہر عمل کو اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے، حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔اور 1907ء میں ہی حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی یہ پیغام اس جزیرے میں پہنچ گیا جس کو زمین کا کنارہ بھی کہا جاتا ہے اور بغیر کسی (۔) کے یہاں اللہ تعالیٰ نے دلوں کو حضرت مسیح موعود کی طرف پھیرنا شروع کر دیا۔اور اب تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو وسائل بھی عطا فرما دیئے ہیں جن سے چوبیس گھنٹے آپ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے۔اس نے تو انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہو کر رہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے اور دل پھیرنے ہیں۔جس طرح آج مخالفین آپ کے خلاف نعرے لگاتے ہیں اس ابتدائی زمانے میں بھی یہ نعرے لگاتے تھے جب احمدیوں کی تعداد چند ایک تھی اور جیسا کہ میں نے کہا ان کے خلاف بڑے سخت منصوبے بنائے جا رہے تھے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان مخلصین کی تضرعات اور دعاؤں کو سنا اور ہر شر سے احمدیت کو محفوظ رکھا۔

ان ابتدائی مخلصین اور فدائین میں جن کا میں نے ذکر کیا ہے کچھ اور بھی ہیں، ذکر کر دیتا ہوں۔یعنی عباس کاہلوں صاحب، حاجی سلمان اچھا صاحب، لطیف بخت صاحب، مولا بخش بھنو صاحب وغیرہ۔ مناف سوکیہ صاحب اسی طرح سدھن فیملی کے بزرگ تھے، جواہر فیملی کے بزرگ تھے، محراب فیملی کے بزرگ تھے، نوبھے فیملی کے بزرگ تھے، درگاہی فیملی کے بزرگ تھے، عبدالرحمٰن صاحب تھے، بدھن خاندان کے بزرگ تھے، سلیمان تیجو صاحب تھے، یہ سب لوگ ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ان کا نام میں نے اس لئے لیا ہے کہ ان خاندانوں کے افراد کو ذاتی تعلق کی وجہ سے احساس ہو کہ ہمارے بزرگوں نے احمدیت کی تعلیم کو اپنایا اور اس پر قائم رہے۔ یہ لوگ وہ تھے جو ہمیشہ اللہ کے آگے جھکے رہے۔اپنے اخلاص و وفا کو بڑھاتے رہے اور اس بات کو اپنی نسلوں میں بھی قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے۔پس ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ بھی یہ اعمال بجا لائیں۔اس اہم کام کو دنیا کی چکا چوند اور دنیا کے پیچھے دوڑنے کی وجہ سے بھول نہ جائیں۔آپ کا جوش اور وفا کا تعلق عارضی نہ ہو۔جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اگر آپ نے اپنے دلوں میں اور اپنی اولادوں کے دلوں میں یہ اخلاص و وفا کا تعلق قائم رکھا تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے ترقی کے قدم دیکھتے رہیں گے۔پس ہر وقت اس کوشش میں رہیں کہ ہم قرآن کریم کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو مکمل طور پر اپنانے والے ہوں۔حضرت مسیح موعود ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ کیسی تبدیلی ہے جو آپ ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں؟۔

آپ فرماتے ہیں:

”سوائے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو“۔

(کشتیٔ نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

پس حضرت مسیح موعود کی اس تعلیم کے مطابق ہر احمدی کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرے۔نمازوں کی طرف توجہ کرے، عبادات کی طرف توجہ صرف رسماً نہ ہو بلکہ حقیقت میں یہ نیکیاں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں قائم رکھتے ہوئے پیدا ہو رہی ہوں۔جیسا کہ آپ نے فرمایا بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ وہ بدیاں کیا ہیں؟ بظاہر عبادتیں کرنے والے ہوتے ہیں لیکن بعض برائیوں میں گرفتار ہوتے ہیں۔ان کی عبادتیں ان کو کچھ فائدہ نہیں دے رہی ہوتیں۔اگر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو ایسے لوگوں کی عبادتیں دوسروں پر نیک اثر ڈالنے کی بجائے بد اثر ڈال رہی ہوتی ہیں اور ان کو خود بھی کوئی فائدہ نہیں دے رہی ہوتیں۔کمزور ایمان والوں کو اور کچے ذہنوں کو مذہب سے دور لے جا رہی ہوتی ہیں۔

اس لئے حضرت مسیح موعود نے اکثر فرمایا ہے کہ حقوق دو قسم کے ہیں۔ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔پس جہاں آپ حقوق اللہ ادا کر رہے ہوں وہاں حقوق العباد بھی ادا کرنا ضروری ہے۔حقوق العباد میں آپس میں محبت اور بھائی چارے کا تعلق پیدا کرنا انتہائی ضروری ہے۔اور یہی بنیادی چیز ہے جس سے کہ انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرتا ہے پس اس بنیادی چیز کو پکڑ لیں۔جماعت میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کی ناراضگیوں کو دور کر کے محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں۔ایک دوسرے کو معاف کرنا سیکھیں۔ اس سے خدا سے تعلق مزید مضبوط ہو گا اور مزید نیکیاں اختیار کرنے اور برائیاں چھوڑنے کی توفیق ملے گی۔حضرت مسیح موعود تو اپنی جماعت کے تقویٰ کے معیار کو بہت اونچا دیکھنا چاہتے ہیں۔پس جہاں ان معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے آپ عبادات کی طرف توجہ کریں۔ وہاں آپس کی محبت اور پیار اور ایک جان ہونے کی طرف بھی توجہ کریں۔ یہاں مخالفت بھی کافی ہے اور مخالفین بھی یقیناً اس کوشش میں ہیں کہ یا تو ڈرا کر یا آپ میں بداعتمادی پیدا کر کے آپ کو کمزور کیا جائے۔ پس اپنی چھوٹی چھوٹی رنجشوں کو بھلا کر ایک دوسرے سے پیار اور محبت کا تعلق پیدا کریں۔تا کہ جماعت کی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے والے بن سکیں۔ ہمیشہ قرآن کریم کے اس حکم کو اپنے سامنے رکھیں کہ (۔) (الانفال: 47)۔اور آپس میں جھگڑے نہ کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔اور صبر سے کام لو۔پس ہر احمدی کو چاہئے کہ آپس کے لڑائی جھگڑے اور آپس کے اختلافات ختم کر دے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صبر سے کام لے۔ غیروں کے مقابلے میں تو ہم صبر سے کام لیتے ہیں۔گالیاں سن کر اکثر اوقات چپ رہتے ہیں۔لیکن آپس میں بعض اوقات چھوٹی چھوٹی باتوں پر مہینوں، سالوں ناراضگیاں چلتی رہتی ہیں۔ حالانکہ ہمیں تو یہ حکم ہے کہ آپس میں زیادہ محبت کا سلوک کرو۔دیکھیں جو وقار آپ کے بڑوں نے بنایا، جماعت کو مخالفت کے باوجود ایک مقام دلانے کی کوشش کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی اس نیک نیتی اور جماعت کی خاطر قربانی کو قبول فرمایا۔آج ان کا نام جماعت کی تاریخ کا حصہ ہے۔آپ لوگ بھی یاد رکھیں کہ جماعت کی خاطر، اللہ تعالیٰ کی خاطر اگر آپ آپس میں ایک دوسرے کے قصوروں کو معاف کرنے کی کوشش کریں گے تو جہاں آپ جماعت کا وقار قائم کر رہے ہوں گے وہاں آپ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا پیار بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔اور اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والا یقیناً اس کے فضلوں کا وارث ٹھہرتا ہے۔اس کی نسلیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہوتی ہیں۔اور ان کا مخالفین پر بھی رعب قائم رہتا ہے۔ان کے اعلیٰ نمونے دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے والے ہوتے ہیں۔ پس دعوت الی اللہ کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ آپس کے اختلافات دور ہوں۔ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی فکر ہو۔یہی چیز آپ میں مضبوطی پیدا کرے گی۔اور آپ کو (۔) کے میدان میں بھی آگے لے جانے والی ہو گی۔دیکھیں آپ کے بڑوں نے کس فکر کے ساتھ اس چیز کو اپنایا تھا۔

یہاں کی تاریخ پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ گویا وہ ایک جان تھے اور اس کا اثر تھا کہ ان چند لوگوں نے آج سے 70 سال بلکہ اس سے بھی پہلے 6-7 سو افراد کی جماعت بنا لی۔اب ان میں سے ایک ایک کے آگے کئی کئی بچے ہیں۔ان میں تو نسل بڑھ رہی ہے لیکن (۔) کے میدان میں پیچھے ہیں۔اس کی ایک وجہ دنیا داری کی طرف زیادہ توجہ بھی ہو سکتی ہے۔آپس کی ان لوگوں کی طرح پیار و محبت میں کمی کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے پس اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے جہاں اپنی کمزوریوں کو دور کریں وہاں جیسا کہ میں نے کہا (۔) میں بھی آگے بڑھیں، لوگوں کی رہنمائی کریں لیکن اس کے لئے اپنے بھی اعلیٰ عمل اور عملی نمونے دکھانے ہوں گے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو خلافت سے وابستگی اور اخلاص ہے۔لیکن اس کے باوجود یہ کمزوری یہاں کافی ہے کہ (۔) کی طرف اس طرح توجہ نہیں دی جا رہی جس طرح ہونی چاہئے۔اس لئے جماعتی نظام بھی اور ذیلی تنظیمیں بھی دعوت الی اللہ کے پروگرام بنائیں۔ اردگرد کے چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں جہاں بھی آبادی ہے وہاں وفد بھیجیں اور ان جزیروں کو احمدیت کی آغوش میں لائیں۔ یہاں اس جزیرے میں بھی (۔) کریں۔...........

یاد رکھیں یہی ایک ذریعہ ہے جس سے آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے اور اپنی اولادوں کو بھی محفوظ رکھیں گے۔اپنے نوجوان بچوں اور بچیوں کو دنیا کے گند سے بچا کر رکھ سکیں گے۔اپنے بچوں میں بھی اس بات کو راسخ کریں کہ تمہارے باپ دادا نے، تمہارے بزرگوں نے احمدیت کو صحیح سمجھا، حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بے انتہا فضلوں سے نوازا۔تم لوگ بھی بجائے یہ دیکھنے کے کہ دنیا آجکل کس طرف جا رہی ہے یہ دیکھو کہ خدا تعالیٰ تمہیں کس طرف بلا رہا ہے۔ پس اس طرف آؤ اور اس کے حکموں پر عمل کرو۔جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ بدی کو بے زار ہو کر ترک

کرو۔ پس اس کے لئے آپ کو اپنے بچوں کے لئے اپنے عملی نمونے بھی پیش کرنے ہوں گے، اپنے اندر سے بھی چھوٹی چھوٹی برائیوں کو ختم کرنا ہوگا۔ آپ لوگوں کو خود بھی نیکیوں کو اپنانا ہوگا۔ آجکل معاشرے میں بہت سی ایسی برائیاں ہیں جن کا اثر ہمارے معاشرے میں پڑ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے خود بھی ان سے بچیں اور اپنی اولادوں کو بھی ان سے بچائیں۔ کیونکہ اسی میں اب آپ کی بہتری ہے۔ اللہ کرے کہ آپ لوگ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور نوجوان بھی اور بوڑھے بھی اور مرد بھی اور عورتیں بھی نیکیوں کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود کے پیغام کو سمجھنے والے ہوں تا کہ اپنی نسلوں اور نئے آنے والوں کی تربیت بھی کر سکیں اور احمدیت کے پیغام کو اپنے عمل سے بھی اپنے ہم قوموں کو پہنچا سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت الی اللہ کے میدان میں اب تک جو سستی ہوئی ہے اس کی کمی کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آپ کو ہر لحاظ سے اپنی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کا جماعت اور خلافت سے جذبۂ اخلاص و وفا ہمیشہ قائم رہے اور اس میں اللہ تعالیٰ اضافہ فرماتا رہے۔ آمین

(نوٹ: اس خطبہ کا مکرم امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے کریول زبان میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا۔)

☆☆☆

خطبہ جمعہ

ہر جلسہ جو جماعت احمدیہ کسی بھی ملک میں منعقد کرتی ہے اس کی کامیابی حضرت مسیح موعود کی اپنے ماننے والوں کے دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی خواہش اور درد بھری دعاؤں کا ثمرہ ہے

اگر جلسہ کے ماحول کی دُوری آپ کو تقویٰ سے دور لے گئی ہے تو وہ تین دن بے فائدہ ہیں

کوئی رشتہ کوئی تعلق نظام جماعت، نظام خلافت، حضرت مسیح موعود اور اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب نہیں آنا چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 2/ستمبر 2005ء (2/تبوک 1384 ہجری شمسی) بمقام بیت الرشید۔ ہمبرگ (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا۔ گزشتہ اتوار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا تین دن کا سالانہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ وہ تین دن ہر مخلص احمدی کو اپنے اندر رحمتیں اور برکتیں لئے ہوئے محسوس ہوئے۔ نہ صرف ان فضلوں سے آپ نے، جو براہ راست اس جلسہ میں شامل تھے حصہ لیا، بلکہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں جماعتیں قائم ہیں ہر مخلص احمدی نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ان فضلوں کے نظارے دیکھے جن کا اظہار مختلف جگہوں سے خطوط اور فیکسوں کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ پس یہ جو تبدیلی اُس ماحول کی وجہ سے اکثریت نے ان دنوں میں اپنے اندر محسوس کی یہ صرف اس وجہ سے نہیں تھی کہ تقریریں بہت اعلیٰ تھیں، تقریروں کے عنوانات بہت عمدہ تھے، مقررین کا طرز خطابت کمال کا تھا یا شامل ہونے والوں کی جلسہ سننے کی طرف توجہ بہت زیادہ تھی۔ یا اکثریت محبت اور پیار سے رہ رہی تھی یا ہر ایک، ایک خاص جذبے سے سرشار تھا۔ یقیناً یہ باتیں تھیں لیکن ان سب کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے اور پھر ان فضلوں کو جو ہر ایک کو نظر آ رہے تھے جلسے کے اس ماحول پر نازل ہوتا دیکھنے کے لئے، حضرت مسیح موعود کی وہ دعائیں تھیں جو آج سے سو سال سے زائد عرصہ پہلے حضرت مسیح موعود نے جلسہ پر آنے والے شاملین کے لئے کیں۔ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی گئی وہ دعائیں آج دنیائے احمدیت کے ہر ملک میں جہاں جہاں جماعت احمدیہ کے جلسے منعقد ہوتے ہیں اور ہم ان جلسوں کو دیکھتے ہیں تو ان دعاؤں کے اثر بھی اپنے اوپر دیکھتے ہیں۔

ان جلسوں سے حضرت مسیح موعود کا مقصد اپنی قائم کردہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنا تھا۔ ہر احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے والا بنانا تھا۔ ہر احمدی کو خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانا تھا۔ پس اس مقصد کے لئے آپ نے ان جلسوں کا انعقاد فرمایا اور آپ نے اس بات پر بڑی گہری نظر رکھی کہ لوگ، احباب جماعت، جب جلسے پر آئیں تو اس مقصد کو لے کر آئیں کہ انہوں نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔

ایک سال آپ کو خیال آیا، یہ احساس پیدا ہوا کہ جلسے کا جو مقصد ہے وہ پورا نہیں ہوا، جو لوگ شامل ہوئے ہیں شامل ہوئے ہیں ان میں سے اکثریت یا بعض ایسے تھے جو اس جلسے کو بھی دنیاوی میلہ سمجھ رہے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اس وجہ سے ایک سال جلسہ منعقد نہیں فرمایا۔ اور یہ اعلان فرمایا کہ میرا مقصد جلسے سے اپنے ماننے والوں کی تعداد کا اظہار کرنا یا اپنی بڑائی ظاہر کروانا نہیں ہے بلکہ مَیں تو چاہتا تھا کہ لوگ خالصتاً للہ آئیں۔ اور فرمایا کہ گزشتہ سال کے جلسے سے مجھے یہ لگا ہے کہ لوگ اس کو بھی ایک دنیاوی میلہ سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور یہ بات میرے لئے سخت کراہت والی ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اس سال جلسہ نہیں ہوگا۔ اور اس وقت جب ایسی صورتحال پیدا ہوئی ہوگی تو آپ جو اپنی جماعت میں ایک پاک تبدیلی اور پاک نمونے قائم ہوتا دیکھنا چاہتے تھے آپ نے اس وقت جب اگلے سال جلسہ منعقد ہوا یا اس سال میں بھی بڑی شدت سے اپنی جماعت کے لئے دعائیں کی ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ ان میں روحانیت پیدا کرے ان میں پاک تبدیلیاں پیدا کرے اور یہ کہ جلسہ میں شامل ہونے والے خالصتاً للہ جلسہ میں شامل ہوں اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔

پس آج ہم دنیا میں ہر ملک کے جلسے میں، جہاں جہاں جماعت احمدیہ جلسے منعقد کرتی ہے ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔ ہر جلسہ جو جماعت احمدیہ کسی بھی ملک میں منعقد کرتی ہے اس کی کامیابی حضرت مسیح موعود کی اپنے ماننے والوں کے دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی خواہش اور فکر اور متضرعانہ اور درد بھری دعاؤں کا ثمرہ ہے جو آج ہم ہر جگہ دیکھ رہے ہیں اور یہ ثمر کھا رہے ہیں، یہ پھل کھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد دفعہ آپ کو آپ کی قبولیت دعا کے بارے میں خوشخبریاں دیں۔ مثلاً ایک فارسی الہام ہے۔ کہ دست تو دعائے تو ترحّم زخدا۔ یعنی تیرے ہاتھ اٹھانے اور تیری دعاؤں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی رحمت کی بارش برستی ہے۔ پھر 1903ء کا ایک الہام ہے اور بھی بہت سارے ہیں کہ دُعَاءُكَ مُسْتَجَابٌ تیری دعا مقبول ہوئی۔

پس یہ حضرت مسیح موعود کی مسلسل دعائیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے وعدے ہیں جن کا فیض آج ہم پا رہے ہیں۔ ورنہ اگر انسان دنیاوی نظر سے دیکھے تو بعض ایسے کام ہیں جو ان جلسوں کے دنوں میں ناممکن نظر آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ایسی آسانی پیدا فرما دیتا ہے اور ایسی خوش اسلوبی سے ان کی تکمیل کروا دیتا ہے کہ حیرانی ہوتی ہے۔ مثلاً جلسے کی تیاریوں کا مرحلہ ہے، جلسے کے دنوں میں آپ کے افسر صاحب جلسہ سالانہ کا ایک انٹرویو ایم ٹی اے پر آ رہا تھا کہ حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح بعض والنٹیئرز (Volunteers) ایسے ایسے کام کر رہے ہوتے ہیں جن کا ان کی روزمرہ زندگی سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا۔ مارکیوں کے کھڑے کرنے کا معاملہ ہے یا اور کام ہیں جن میں ٹیکنیکل آدمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض پیشہ دارانہ صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہمارے خدام بڑے جذبے اور جوش سے اور بڑے ماہرانہ طریقے

سے یہ کام کر دیتے ہیں۔ اُن میں بعض ڈاکٹرز ہیں، انجینئرز بھی ہیں یا سائنس کے سٹوڈنٹس بھی ہیں، یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے طالب علم ہیں، لیکن ایک عام آدمی کی طرح، ایک عام مزدور کی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ کام کر رہے ہوتے ہیں۔

پھر جلسے کے دنوں کی ڈیوٹیاں ہیں بعض بچے بچیاں چوبیس چوبیس گھنٹے ڈیوٹی ادا کر رہے ہوتے ہیں اور بالکل بے نفس ہو کر کسی معاوضے کے بغیر، کسی ذاتی مفاد کے بغیر یہ سب کام سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

یہ روح اُن میں کس طرح پیدا ہوئی؟ یقیناً اس میں یہ جذبہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت ہم نے کرنی ہے اور اُن دعاؤں کا وارث بننا ہے جو حضرت مسیح موعود نے اپنے مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کے لئے کی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے یہ جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں اور گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے ہی ہم ایسے کام کرنے والوں پر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا اثر دیکھتے چلے آ رہے ہیں۔ پس یہ کام کرنے کی روح اور یہ ایمان میں مضبوطی، یہ قربانی کے مادے، یہ سب حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے طفیل ہی ہیں۔

پھر جیسا کہ مَیں نے کہا ان کارکنوں کے علاوہ اور ان کارکنات کے علاوہ جو جلسہ گاہ کی تیاری، کھانے پکانے، صفائی اور جلسہ کے بعد اس کو سمیٹنے وغیرہ کے کام میں شامل ہوتے ہیں۔ جلسہ سننے والوں پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برستی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا صرف یہاں نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں ایم ٹی اے کے ذریعے یہ نظارے دیکھے گئے وہاں جس نے بھی جلسے کا ماحول بنایا، چاہے وہ گھروں میں ہو یا مساجد میں ہو، سب یہی لکھتے ہیں کہ ہم جلسے کی برکات کو اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھ رہے تھے۔

پس یہ فضل کام کرنے والوں پر بھی ہیں اور شامل ہونے والوں پر بھی ہیں چاہے وہ براہ راست شامل ہونے والے ہوں یا ایم ٹی اے کے ذریعہ سے شامل ہونے والے ہوں۔ اور یہ صرف ان تین دنوں کے لئے نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق ان فضلوں کو سمیٹ کر ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ اور یہ ہر احمدی جوان، بوڑھے، عورت، مرد، بچے کا فرض ہے تا کہ وہ دعائیں نسلاً بعد نسلٍ ہمارے حصے میں آتی چلی جائیں۔ اور وہ اسی صورت میں ہوگا (جیسا کہ مَیں جلسے کے دنوں میں بھی کہہ چکا ہوں) کہ جب آپ نے ان تقاریر، ان نصائح، ان عبادتوں اور ان دعاؤں کو ان تین دنوں میں اپنی زندگیوں پر لاگو کیا اور اُن کے فیض سے حصہ پایا یا حصہ پاتے ہوئے اپنے آپ کو محسوس کیا۔ اور جب بعضوں نے اس روحانی ماحول کو اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھا۔ بعض کو اللہ تعالیٰ اس ماحول کے نظارے بھی دکھا دیتا ہے تا کہ ایمان میں زیادتی کا باعث بنے۔ لیکن جو اس طرح نظارے نہیں بھی دیکھ رہے ہوتے وہ بھی اس ماحول میں رہنے کی وجہ سے اس ماحول پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش سے فیض پا رہے ہوتے ہیں۔

ایک خاتون نے ایک واقعہ لکھا تھا، میں نے کارکنان کی میٹنگ میں بھی بتایا تھا کہ آٹھ دس سال پہلے جب بیعت کی تو جلسے پر تشریف لائیں اور جس پرانی احمدی خاتون کے ساتھ آئی تھیں ان کا پروگرام یہ تھا کہ اپنے کسی عزیز کے ہاں رات کو رہنا ہے۔ تو اس وقت یہ نئی بیعت کرنے والی بڑی پریشان تھیں کہ میرا تو یہاں کوئی واقف نہیں ہے، یہ میری ایک واقف عورت ہے، یہ بھی یہاں سے جا رہی ہے۔ ان کو صحیح ماحول کا پتہ نہیں تھا، علم نہیں تھا کہ جلسے پر کیسا ماحول ہوتا ہے۔ اکیلی مَیں کیا کروں گی۔ کسی کو مَیں جانتی نہیں۔ خیر پرانی احمدی خاتون تو رات ہوتے ہی چلی گئیں۔ اور یہ نئی احمدی خاتون جلسہ گاہ کے انتظام کے تحت وہیں جلسہ گاہ میں ہی رہیں۔ اور کہتی ہیں مَیں پریشانی میں دعائیں کرتی رہی۔ اتنے میں ایسی کیفیت میں آنکھ لگ گئی۔ (یہ مجھے مستحضر نہیں ہے) بہر حال نظارہ دیکھا کہ آسمان سے ایک روشنی پھوٹی ہے جو دائرے کی شکل اختیار کر گئی ہے اور اس میں سے کچھ اوراق، کچھ صفحے، کچھ کاغذ نیچے آئے ہیں جن پہ عربی عبارت تھی، ان کو یاد تو نہیں کہ وہ عبارت کیا تھی، لیکن ان کا خیال ہے کہ (اللہ تعالیٰ) کے ہی کچھ احکامات تھے، نصائح تھیں اور دعائیں تھیں۔ بہر حال وہ کہتی ہیں مَیں نے اسی طرح وہ کاغذ جمع کئے اور جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا تو ان کے مطابق وہ نظارہ ان کے لئے اتنی تسکین کا باعث تھا کہ سارا خوف، فکر سب کچھ دور ہو گیا۔ یہ احساس ہی ختم ہو گیا کہ نئی جگہ ہے، نئے لوگ ہیں۔ تو اگلے دن صبح جب وہ احمدی خاتون آئیں جن کے ساتھ یہ آئی تھیں تو انہوں نے جو چلی گئی تھیں ان کو بتایا کہ مَیں تو اپنے فلاں عزیز کے گھر چلی گئی تھی، رات میری بڑے آرام سے گزری ہے، پتہ نہیں تمہاری رات یہاں کس طرح گزر سکی۔ تو اس نومبائع نے کہا کہ جو نظارے مَیں نے دیکھے ہیں اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضلوں سے نوازا ہے اور میری تسکین کے سامان پیدا فرمائے ہیں وہ بھلا تمہیں کہاں حاصل ہوئے۔

تو دیکھیں نیک نیتی سے جلسے میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے فضلوں کی بارش کے نظارے دکھاتا ہے جو ایمان میں مضبوطی اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ تو یہ فضل صرف اس ایک عورت یا صرف اس ایک خاندان کے لئے مخصوص نہیں تھا بلکہ اس سارے ماحول کے لئے تھا۔ ان سب شاملین کے لئے یہ فضل تھے جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے دعائیں کی ہیں۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ: ’’اس جلسے کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح نہ خیال کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالصتاً تائید حق اور اعلائے کلمہ (۔) پر بنیاد ہے‘‘۔

پس تائید حق کے یہ نظارے اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو ایک خاص شکل میں دکھا دیئے۔ بعضوں کو وہ دکھاتا ہے اور بعضوں کے دل اس تسکین کی وجہ سے اس کی گواہی دے رہے ہوتے ہیں کہ ہاں واقعی یہ جلسہ ایک خاص جلسہ ہے جس میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی تائید اور قدرتوں کے نظارے دیکھے ہیں۔

لیکن یاد رکھیں ہر امر اس کے جو لوازمات ہیں ان کے ساتھ مشروط ہے۔ آپ نے جلسے کے دنوں میں مستقل مزاجی کے ساتھ، استقلال کے ساتھ جو تبدیلیاں پیدا کی ہیں یا کرنے کی کوشش کی ہے وہاں سے آتے ہی اگر آپ ان کو بھول گئے ہیں کہ جلسے کے دن تو گزر گئے۔ اب یاد نہیں کہ ایک احمدی کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ بعد میں اس طرف توجہ نہیں رہی کہ ہم نے اپنی زندگیوں میں کیا مستقل تبدیلیاں لانی ہیں تو ان تین دنوں کے جلسے میں آپ کی شمولیت کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ اگر جلسہ کے ماحول کی دوری آپ کو تقویٰ سے دور لے گئی ہے تو وہ تین دن اس نماز کی طرح بے فائدہ ہیں جس میں آپ نے کسی مشکل اور مصیبت میں پڑنے کی وجہ سے، کسی ذاتی تکلیف کی وجہ سے رو رو کر دعا تو کر لی۔ لیکن اس نماز نے آپ میں یہ تبدیلی پیدا نہ کی کہ آپ مستقل پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق نماز ادا کریں اور پھر زائد عبادتوں کی طرف توجہ کریں۔

تو جلسہ بھی اسی طرح ہے کہ ایک جلسے میں سنی اور سیکھی ہوئی باتوں کو اپنے دلوں میں بٹھانا ہے اور اس کا اثر اگلے جلسے تک قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے اور پھر اگلے سال ایک نئی روح، ایک نئے جوش، ایک نئے جذبے کے ساتھ پھر چارج (Charge) ہو کر آئندہ کے لئے پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ورنہ آپ جلسے کے فیض سے حصہ پانے والے نہیں ہوں گے۔ جلسہ پر آپ نے مختلف عنوانات کے تحت تقریریں سنیں لیکن سب کا محور ایک ہی تھا کہ تقویٰ اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنا۔ پس اس تقویٰ کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں تو پھر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے مستقل وارث بنتے چلے جائیں گے۔ اب کون ہے جو یہ کہے کہ نہیں جی جلسے کے دنوں میں کافی فیض پا لیا میری مصروفیات اس قسم کی ہیں کہ مَیں مستقل نہ اتنے انہماک سے، نہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھ سکتا ہوں، نہ توجہ دے سکتا ہوں اور نہ بعض دوسرے نیکی کے کام کر سکتا ہوں۔ منہ سے تو نہیں کہتے اور کوئی احمدی کہنے کی جرأت بھی نہیں کرتا۔ لیکن عملاً بعض لوگ اپنے عمل سے یہی جواب دے رہے ہوتے ہیں۔ پس تقویٰ کی روح کو سمجھیں۔ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو جذب کرنے والے بنیں اور وہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوں اور اللہ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوں۔ ان سنی ہوئی باتوں کو، ان نصائح کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا رہے ہوں۔ اور خود بھی ہمیشہ اس پر قائم رہنے کے لئے دعائیں کر رہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے کہ جو کچھ ہم نے سیکھا اب یہ ہمارے اندر قائم ہو جائے۔ انسانی دل کا کچھ پتہ نہیں ہوتا اس لئے ہمیشہ دین پر اور تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ کسی کو کبھی یہ بڑائی کا احساس نہیں ہونا چاہئے کہ میرے اندر یہ نیکی ہے بلکہ نیکی کو مزید عاجزی کی طرف لے جانا چاہئے، مزید عاجزی کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے۔ اور پھر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہ کوئی چیز حاصل ہو سکتی ہے اور نہ ہی زندگی کا مستقل حصہ بن سکتی ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے نور سے منور کیا ہے۔ اکثریت جو یہاں بیٹھی ہے، یا جرمنی میں آئی ہوئی ہے ان کے بزرگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ ملاقات میں آتے ہیں تو اکثر یا بعض لوگ تعارف تو یہی بتاتے ہیں کہ ہمارے نانا یا دادا یا پڑدادا یا پڑنانا (۔) تھے۔ الحمدللہ یہ بڑا اعزاز ہے لیکن یہ اعزاز اس وقت تک ہے جب تک آپ خود بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نیک اور اعلیٰ اور پاک نمونے قائم کرنے والے ہوں گے۔ دین کی اہمیت اپنے اندر اور اپنی نسلوں کے دلوں میں قائم کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر آپ کی توقعات کے مطابق عمل کرنے والے ہوں گے۔

بعض خواتین اپنے تعارف تو (۔) کے حوالے سے کروا رہی ہوتی ہیں لیکن لباس اور پردے کی حالت اور فیشن سے لگتا ہے کہ دین پر دنیا غالب آ رہی ہے۔ جماعت سے ایک تعلق تو ہے، ایک پرانا تعلق ہے، خاندانی تعلق ہے ایک معاشرے کا تعلق ہے لیکن ظاہری حالت جو معاشرے کے زیر اثر اب بن رہی ہے وہ دینی لحاظ سے ترقی کی طرف جانے کی بجائے نیچے کی طرف جا رہی ہے۔ اور پھر یاد رکھیں کہ ظاہری حالت کا تعلق دل کی کیفیت سے بھی ہوتا ہے۔ اس کا دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ دل بھی اس ظاہری کیفیت کے زیر اثر آ جاتا ہے۔ اس لئے صرف اس بات پر خوش نہیں ہونا چاہئے، یہی فخر کا مقام نہیں ہے کہ ہم (۔) کی اولاد ہیں۔ مرد ہو یا عورت، جب تک آپ اپنے اندر خود پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کریں گے باپ دادا کا (۔) ہونا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو فرمایا تھا کہ تمہیں میری بیٹی ہونا کوئی فائدہ نہیں دے گا جب تک تمہارے اپنے عمل نیک نہیں ہوں گے۔ اس لئے جو جلسے کے تین دن ہیں جو گزشتہ ہفتے میں آپ کو تین دنوں کا روحانی ماحول میسر آیا ہے اب گھروں میں بیٹھ کر بھی اس کی جگالی کرتے رہیں۔ بچوں میں، آپس میں اس کے ذکر چلتے رہیں، تقریروں کے موضوعات کے ذکر چلتے رہیں، نصائح کے ذکر چلتے رہیں تو پھر ہی آپ کو فائدہ ہوگا۔ پھر جب آپ سوچیں گے اور غور کریں گے اور اپنے جائزے لیں گے کہ ہم سے کیا توقعات ہیں اور

ہم کس حد تک ان پر پورا اتر رہے ہیں، اس جگالی کے نتیجہ میں وہ جائزے بھی سامنے آئیں گے تو پھر اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ ہر وقت ہمیں یہ خوف ہونا چاہئے کہ شیطان کہیں ہمارے دلوں پر قبضہ نہ کر لے کیونکہ وہ اسی طاق میں بیٹھا ہے۔ نیکی کے راستوں کی طرف توجہ ہونے کے بعد برائی کے راستوں کی طرف نہ ہم چل پڑیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین پر مضبوطی سے قائم ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے دین سے دُور لے جانے والی حرکات ہم سے سرزد نہ ہوتی ہوں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ (۔) کہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ اُمِّ سَلمہؓ کہتی ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی، باقاعدگی کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ ایک تمثیل بیان کی ہے، اللہ میاں کی تو دو انگلیاں نہیں ہیں۔ جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنی باقاعدگی سے یہ دعا کرتے تھے تو ہمارے پر کس قدر فرض ہے کہ یہ دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو سیدھا رکھے۔

خلافت جوبلی کے استقبال کے لئے مَیں نے جو دعائیں بتائی ہیں اس میں یہ قرآنی دعا بھی شامل ہے کہ (۔) (آل عمران: 9) کہ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور اپنی جناب سے ہمیں رحمت عطا کر۔ یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

پس یہ دعا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا اور نصیحت کے مطابق ہی ہے۔ تو دین کا علم اور دین پر قائم رہنا اور دین پر عمل کرنا اور اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرنا، اللہ کے فضل سے ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اپنے دلوں کو ٹیڑھا ہونے سے بچانا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو خاص طور پر یہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔

بعض معمولی باتیں ہوتی ہیں جو دلوں کو ٹیڑھا کرنے کا باعث بن جاتی ہیں اور عموماً یہی چیزیں ہوتی ہیں۔ مثلاً دو باتیں ہیں ایک شدید محبت اور ایک شدید غصہ جس میں انتہاء پائی جاتی ہو۔ تو اصل میں جو شدید محبت ہے وہی شدید غصے کی وجہ بنتی ہے۔ جب غصہ آتا ہے تو وہ یا تو نفس کی محبت غالب ہونے کی وجہ سے آتا ہے یا اپنے کسی قریبی عزیز کی محبت غالب ہونے کی وجہ سے آتا ہے۔ بعض دفعہ میاں بیوی کی جو گھریلو لڑائیاں یا خاندانی لڑائیاں یا کاروباری لڑائیاں ہوتی ہیں ان میں انسان مغلوب الغضب ہو کر ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔ تو جب یہ مغلوب الغضب ہوتا ہے تو اس وقت اپنے نفس سے ہی پیار کر رہا ہوتا ہے۔ اس کو اپنے نفس کے علاوہ کوئی چیز نظر نہیں آ رہی ہوتی اور اس کو پتہ نہیں لگ رہا ہوتا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ بالکل ہوش و حواس غائب ہوتے ہیں۔

قضاء میں بعض معاملات آتے ہیں اگر فیصلہ مرضی کے مطابق نہ ہو، ایک فریق کے حق میں نہ ہو تو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ہوش و حواس میں نہیں رہتے۔ صاف جواب ہوتا ہے کہ جو کرنا ہے کر لو۔ اور پھر جب تعزیر ہو جاتی ہے، سزا مل جاتی ہے تو پھر معاشرے کے دباؤ کی وجہ سے معافی مانگتے ہیں کہ غلطی ہو گئی، ہمیں معاف کر دیں اور پھر فیصلہ پر بھی عملدرآمد کر دیں گے۔ تو یہ تو وہی حساب ہو جاتا ہے ان کا کہ سو جوتیاں بھی کھا لیں اور سو پیاز بھی کھا لئے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جن کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی، جھوٹی اَناؤں نے انہیں اپنے قبضے میں لیا ہوتا ہے۔ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ اطاعت کرنی ہے۔ ویسے اگر اپنے اوپر کوئی بات نہ ہو، اپنا مسئلہ نہ ہو تو دعوے یہ ہوتے ہیں کہ نظام جماعت پر، خلیفۂ وقت پر ہماری تو جان بھی قربان ہے۔ لیکن اپنے خلاف فیصلہ ہو جائے تو پھر وہ نہیں مانتے۔ اور پھر نہ صرف مانتے نہیں بلکہ جماعت کے خلاف اعتراض بھی کرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ تو ایسے جو لوگ ہیں وہ اس زمرے میں شمار ہوتے ہیں جن کے دل آہستہ آہستہ مستقل ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ جھوٹی اناؤں کی خاطر، چند ایکڑ زمین کی خاطر وہ اپنا دین بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کے عزیز جو مجلس لگاتے ہیں یا ان کو اپنی مجلسوں میں بلاتے ہیں یا بعض دفعہ پاس بٹھا کر کھانا کھلا لیتے ہیں کہ جی مجبوری ہو گئی تھی۔ بعض دفعہ یہ بہانے بن رہے ہوتے ہیں کہ فلاں عزیز کی وفات پر وہ آیا تھا اس لئے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیا۔ تو ایسے لوگ بھی اس مجرم کی طرح بن رہے ہوتے ہیں۔ نظام جماعت کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ خلیفۂ وقت کے فیصلوں کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ جماعت کی تعزیر جو ایک معاشرتی دباؤ کے لئے دی جاتی ہے، اس کو اہمیت نہ دیتے ہوئے چاہے ایک دفعہ ہی سہی اگر کسی ایسے سزا یافتہ شخص کے ساتھ بیٹھتے ہیں جس کی تعزیر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ زبانِ حال سے یہ پیغام دے رہے ہوتے ہیں کہ سزا تو ہے لیکن کوئی حرج نہیں، ہمارے تمہارے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے تعلقات قائم ہیں۔ سوائے بیوی بچوں یا ماں باپ کے۔ ان کے تعلقات بھی اس لئے ہوں کہ سزا یافتہ کو سمجھانا ہے۔ اور قریبی ہونے کی وجہ سے ان میں درد زیادہ ہوتا ہے اس لئے ایک درد سے سمجھانا ہے۔ ان کے لئے دعائیں کرنی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص کسی جماعتی تعزیر یافتہ سے تعلق رکھتا ہے تو میرے نزدیک اسے نظام جماعت کا کوئی احساس نہیں ہے۔ اور خاص طور پر عہدیداران کو یہ خاص احتیاط کرنی چاہئے۔

پھر بعض دفعہ بعض لوگ غصّے میں ایسے الفاظ کہہ جاتے ہیں جو ہر مخلص احمدی کو برے لگتے ہیں۔ مثلاً لڑائی ہوئی یا گھریلو ناچاقیاں ہوئیں۔ بیوی سے تعلقات خراب ہوئے تو کہہ دیا کہ جو تم نے کرنا ہے کر لو۔ خلیفۂ وقت بھی کہے گا تو مَیں نہیں مانوں گا۔ تو ایسے لوگ پھر آہستہ آہستہ جماعت سے بھی پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ لیکن جن کے سامنے یہ باتیں ہوتی ہیں وہ پریشانی کے خط لکھتے ہیں کہ دیکھیں جی اس کو خلیفۂ وقت کا بھی احترام نہیں ہے اس کو سزا ملنی چاہئے۔ ایسے لوگوں کو سزا دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اگر ان کے اندر جماعت سے تعلق کا کوئی ہلکا سا بھی شائبہ ہے تو جب تعزیر ہوگی یا فیصلہ ہوگا تو ان کو احساس ہوگا کہ ہمیں مان لینا چاہئے۔ اور اگر نہیں مانیں گے تو کسی حق کے ادا کرنے کے لئے سزا ہوگی اور سزا سے علیحدگی ہو ہی جاتی ہے۔ سزا اس لئے نہیں ہوگی کہ اس نے خلیفۂ وقت کو کیوں کچھ کہا۔ خلیفۂ وقت کو کہنے کے لئے تو سزا کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس نے تو خود اعلان کر دیا کہ مَیں نظام جماعت میں شامل نہیں ہوں، مَیں بیعت میں شامل نہیں ہوں اس لئے اس کی فکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہ تو خود علیحدہ ہو رہا ہے۔ پھر وہ جانے اور اس کا خدا جانے۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ بہت زیادہ محبت ہو تو اس وجہ سے ٹھوکر لگتی ہے۔ بعض دفعہ اس طرح ہوتا ہے کہ بچے کو سزا ملی ہے تو اس سے محبت کی وجہ سے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ بچے کی محبت غالب آ جاتی ہے اور نظام جماعت کے خلاف ماں باپ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں، بہن بھائی ایک دوسرے کی محبت غالب آنے کی وجہ سے نظام کے فیصلوں پر اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس طرح بعض دوسرے رشتے بھی ہیں۔ تو بہرحال محبت اور غضب کی وجہ سے یعنی ان دونوں میں شدت کی وجہ سے یہ برائیاں عموماً پیدا ہوتی ہیں۔

پس ہر احمدی کو یہ بھی ہر وقت ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جب بھی ایسے معاملات ہوں اونچ نیچ ہو جاتی ہے، نظام جماعت سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں، قضاء سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہمیشہ ٹھنڈے دل سے ان فیصلوں کو تسلیم کرنا چاہئے۔ اگر کوئی اپیل کا حق ہے تو ٹھیک، نہیں تو جو فیصلہ ہوا ہے اس کو ماننا چاہئے۔ کوئی رشتہ، کوئی تعلق نظام جماعت اور نظام خلافت اور حضرت مسیح موعود اور اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب نہیں آنا چاہئے۔ نہیں تو یہ عہد کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے یہ دعوے کھوکھلے ہیں۔ پس اگر اس دعوے کو سچا ثابت کرنا ہے تو ہر تعلق کو خالصتاً للہ بنانا ہے۔ اپنی عبادتوں کے بھی حق ادا کرنے ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں اور نظام کا بھی احترام کرنا ہے۔ تو پھر ان دعاؤں کے وارث بنیں گے جو حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں کے لئے کیں اور اُن توقعات پر پورا اتریں گے جو حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں سے رکھی ہیں۔ اگر ہم سچے اور پکے احمدی ہیں تو ہمیں ہمیشہ ان توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ان راستوں پر چلنا چاہئے جو حضرت اقدس مسیح موعود نے ہمارے لئے متعین کئے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: ''ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقویٰ سے کام لے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے''۔ پھر فرماتے ہیں: ''یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوّت نہیں پاتے اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور،'' تکبر اور غرور ہی ہے جو بہت سارے جھگڑوں کی بنیاد بنتا ہے ''خود پسندی''، یہ بھی بہت بڑی وجہ ہے، جھگڑوں کی بنیاد کی ''شرارت، کج بحثی''، بلاوجہ بحث میں پڑ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ ''یہ سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا''۔ یعنی اعلیٰ اخلاق تمہیں تب ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب تب ملے گا۔ ''جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو۔ بلکہ ایک مردہ ہو جس میں جان نہیں۔ اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو، نہ اقبال اور دولتمندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو''۔ بہت سارا کبر اور غرور پیسہ آنے کی وجہ سے آ جاتا ہے اگر اپنی زندگیوں میں غور کریں تو آپ کو نظر آئے گا۔ ''اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو۔ سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اترتی ہے تمہارا منہ نیکی اور راستبازی کی طرف پھیر دے۔ تم اَبْنَآءُ السَّمَآءِ بنو نہ اَبْنَآءُ الْاَرْضِ'' (آسمان کی طرف جانے والے بنو، زمین کی طرف نہیں) ''اور روشنی کے وارث بنو۔ نہ تاریکی کے عاشق۔ تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آ جاؤ۔ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہیں۔ کیونکہ وہ پرانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے''۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 45)

پس یہ ہے اس تعلیم کا خلاصہ جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعود کی ان توقعات پر پورا اترنے والے ہوں۔ ابناء السماء بننے والے ہوں نہ کہ ابناء الارض۔ عرش سے ہمارا تعلق ہو۔ عرش سے تعلق جوڑنے والے ہوں نہ کہ دنیا داری میں پڑ کر جھوٹی اناؤں کی نظر ہو کر دنیا کے بندے بن جائیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا، ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ کس حد تک ہم ان برائیوں سے بچنے والے ہیں یا بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل مانگتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو زمانے کے امام کی جماعت سے چمٹائے رکھیں کہ اس میں ہی ہماری بقا ہے۔ اس میں ہی ہماری بھلائی ہے۔ اِسی سے ہمیں دنیا و آخرت کے فائدے حاصل ہونے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم اقبال احمد صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ وحدت کالونی لاہور کے والد محترم اللہ داد خان صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک طویل علالت کے بعد بعمر 95 سال 19 فروری 2006ء کو انتقال کر گئے۔ اسی روز آصف بلاک پارک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم موصی تھے اسی روز میت کو ربوہ لے جایا گیا اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے نماز عصر کے بعد بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ آپ سابق صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ننکانہ بھی رہے اور حلقہ وحدت کالونی میں سلسلہ کی خدمات انجام دیتے رہے اڑھائی سال قبل آپ کی صاحبزادی مکرمہ ثریا نور صاحبہ کا انتقال ہوگیا تھا۔ آپ کا ایک بیٹا مکرم اعجاز احمد صاحب جرمنی میں ہیں احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں اعزاز

مکرم شیخ شریف احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت پیل ولیج جماعت بریمپٹن کینیڈا تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم ڈاکٹر عاصم بشیر شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے ہومیو پیتھی کی فیلڈ میں خاص اعزاز بخشا ہے۔ آپ ''ہومیو پیتھک میڈیکل کونسل آف کینیڈا'' کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبر منتخب ہوگئے ہیں۔ بورڈ کے 9 ممبران میں سے آپ واحد احمدی ہیں جن کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔ بورڈ کے باقی ممبران 3 کینیڈین، 3 انڈین اور 2 پاکستانی ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کا یہ اعزاز مبارک کرے اور بیش از پیش ترقیات سے نوازے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرمہ ناصرہ تعظیم ملک صاحبہ زوجہ مکرم تعظیم احمد ملک صاحب نے مورخہ 12/اگست 1994ء کو محلّہ دارالرحمت غربی ربوہ سے وصیت کی تھی بعد میں موصیہ صاحبہ کینیڈا چلی گئیں۔ اس کے بعد ان کا تا حال دفتر وصیت سے رابطہ نہیں۔ براہ کرم موصیہ صاحبہ کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو ان کے ایڈریس کے متعلق علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ولادت

مکرم انور اقبال ثاقب صاحب مربی سلسلہ احمدیہ حصہ دوم تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 23 فروری 2006ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور پر نور نے بیٹی کا نام امتہ السبوح عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے بچی مکرم مبشر احمد اختر صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم محمد سلطان خان صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ دفتر خزانہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے، صحت و سلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے خادمہ دین بنائے اور قرۃ العین ہو۔ آمین

تاریخ احمدیت میرپور خاص سندھ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امارت ضلع میرپور خاص تاریخ احمدیت ضلع میرپور خاص مرتب کر رہی ہے۔ لہٰذا ضلع میرپور خاص کی تمام جماعتوں اور اس ضلع سے نقل مکانی کرنے والے خاندانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں مکمل تعاون فرمائیں۔ رفقائے حضرت مسیح موعود کے کوائف فوٹوز، خلفاء سلسلہ کا میرپور خاص میں ورود، اس موقع کی تصاویر، ایمان افروز واقعات، یا کسی احمدی نے دینی یا دنیوی شعبہ میں نمایاں خدمات سر انجام دی ہوں تو اس حوالہ سے کوائف، فوٹوز اور معلومات مہیا کر کے ممنون فرمائیں۔

اس سلسلہ میں درج ذیل پتہ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

1۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع پوسٹ بکس نمبر 2 میرپور خاص سندھ

Ph.0300.3301007

2۔ مکرم رانا طاہر احمد صاحب ربوہ

Ph.047-6213087-Mob.0301.7

درخواست دعا

محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ احمد قریشی صاحب باغبانپورہ لاہور پہلے شوگر اور بلڈ پریشر سے بیمار تھیں۔ اب گردہ اور پتہ میں پتھری ہوگئی اور ساتھ ہیپاٹائٹس بھی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عزیزہ سبحانہ منظور عمر ایک سال 2 ماہ بنت مکرم رانا منظور احمد صاحب ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پانچ چھ دن سے بیمار ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مناجات

مرے مولا مجھے ادراک دیجو
مگر جو دیجیو وہ پاک دیجو
میں اک کمزور سا ناچیز بندہ
مجھے اک جرأت عُشاق دیجو
خوشی میں بھی میں تیرے در پہ رووٴں
مجھے وہ دیدۂ نمناک دیجو
حبیب پاکؐ کا دیوانہ ٹھہروں
مجھے ایسا گریباں چاک دیجو
میں سچ کہنے سے نہ گھبراؤں ہرگز
خدایا وہ طبع بے باک دیجو
مجھے مطلوب ہے نور بصیرت
مجھے شہر نبیؐ کی خاک دیجو
جدھر دیکھے ترا ہی حسن دیکھے
مجھے وہ دیدۂ مشتاق دیجو
جو تیری یاد سے غافل نہ رکھے
مجھے وہ رزق اے رزاق دیجو
عطا کیجو مجھے عزم مصمّم
مجھے قلبِ سلیم و پاک دیجو
نہ کچھ بھی دیجیو پر روز محشر
مجھے قرب شہ لولاک دیجو
کھلیں مجھ پر بھی قرآنی معارف
مجھے ہر حرف کا ادراک دیجو

سید اسرار احمد توقیر

ربوہ میں طلوع و غروب 7 مارچ	
طلوع فجر	5:05
طلوع آفتاب	6:27
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:13

درخواست دعا

مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر دارالضیافت تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے داماد مکرم منور احمد خان صاحب کے والد مکرم سخاوت حسین خان صاحب شاہجہانپوری دل کی تکلیف اور پیشاب کی بندش کی وجہ سے بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال سے اب الائیڈ ہسپتال فیصل آباد شفٹ کیا گیا ہے حالت میں پہلے سے کچھ بہتری آئی ہے۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم لیاقت احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ دفتر ایم ٹی اے پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ ان کی اہلیہ مکرمہ فریدہ بشریٰ صاحبہ ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن گزشتہ چند دنوں سے یرقان اور چند پیچیدگیوں کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

عثمان الیکٹرونکس اینڈ موبائل کارنر

042-7353105

ہر کمپنی کے موبائل، ری کنڈیشنڈ موبائل چارجر Universal Sim Connections کاروبار ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں

1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

Email:uepak@hotmail.com

نیشنل الیکٹرونکس

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے

7223228-7357309

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

یادگار روڈ ربوہ

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmaditravel@hotmail.com

عمر اسٹیٹ

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں

Real Estate Consultants

04253015 49-50

0300-9488447

umerestate@hotmail.com

452.G4

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز

محمود موٹرز

5162622

5170255

البشیر ز

پیج

جیولرز اینڈ بوتیک

047-6214510 049-4423173

علی اسٹیٹ

ALi EXPORT & IMPORT

Rice & Bed sheets

SHAHKAR TRADERS.

HEAD OFFICE:459-G4,

JOHAR TOWN,LAHORE

TEL:92-42-5028290-91-5302046

Germany:tel 00496155823270

E-mail:alishahkar5@yahoo.com

0300-4369976-0301-4025121

IELTS/TOEFL/German Language

Do you want to get higher education in foreign Universities?

If yes then join classes for IELTS/TOEFL/German, O/A level math.

Hostel Facility for the students of other cities especially from Rabwah

Education concern ®

Mr. Farrukh luqman Mr. Muhammad Nasr-Ullah Dogar

829-C Faisal Town Lahore Pakistan

Office:042-5177124/5201895: Fax:042-5201895

Mobile: 0301-4411770/0303-6476707/0300-4721863/0333-4696098

Email: edu_concern@cyber.net.pk URL:www.educoncern.tk

گجر پراپرٹی سنٹر

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

047-6215857

طالب دعا: شبیر احمد گجر

0301-7970410-0300-7710731

افضل جیولرز

کاشف جیولرز

047-6211649 047-6215747

047-6211649 047-6213648

SITUATION VACANT
ACCOUNTANT

Incumbent must be well conversant with maintenacne of accounts payable & receivables, bank reconciliation, cash book, general ledger, trial balance and Profit & Loss Balance sheet. Knowledge of computer is essential. The company provides congenial working environment.

REQUIREMENTS

CA Inter or articleship completed with minimum 3 Year experience. Minimum 10 years experience for candidate without CA inter or equivalent.

Good salary according to proficiency with facility of accommodation. Bonus, medical & pension.etc.

Please apply in confidence to:

General Manager

Pakistan chipboard Pvt.Ltd.

P.o. Box# 18, GT Road, Jhelum-49600

Phone: 0544-646580-81 Fax:0544-646582

پاکستان الیکٹرونکس

سپیشل شادی پیکج

RS:49900/-

L.G-Samsung Sony Projection T.V 43" 44" 54"

بازار سے شرطیہ کم قیمت پر حاصل کریں

042-5124127

042-6118557

Mob:0300-4256291

SUZUKI

Life in a New Age with

LIANA

Booking Open

Car financing & leasing available

Sunday Open, Friday Closed

MINI MOTORS 5873197 5712119

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384

CPL-29FD

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ماشاء اللہ روم کولرز

17-10-B-1

042-6153706-0300-9477683

فخر الیکٹرونکس

ڈیلر۔ فریج، ایئر کنڈیشنر، ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج، واشنگ مشین، ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن

ہم آپ کے منتظر ہوں گے

احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت

7223347-7239347-7354873

طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد